VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2019 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 7, Number 1, January-December, 2019 pp. 41–53

ضلع مردان کےمنتخب اہل علم کی تفسیری خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF THE INTERPRETIVE SERVICES OF SELECTED SCHOLARS OF MARDAN DISTRICT

IJAZ AFZAL[1] PROF. NIAZ MUHAMMAD[2] IMRAN AHMAD[3]
[1]Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)

Abstract. *When the religion of Islam came out of the borders of the Arabs and entered the land of non-Arab nations, so they also needed to understand the message of the Holy Quran. So they interpreted Holy Quran into their languages. Because the Holy Quran is the first source of the law in Islam. It is not possible to comply with the provisions of the Holy Quran without understanding it- Due to these reasons many scholars translated and interpreted the Holy Quran into their own languages. District Mardan has of great importance to scholars and religious services, Here are experts in various sciences and arts, some of the interpreters of the Mardan are those who have earned reputation in the interpretation of the Holy Quran but they have not written any books in this art. And some are those who have written books in this art. Some of them have written books in Pashto language and some of them in Urdu language. In this article, some of these selected interpreters and their services will be reviewed. The reason for selecting the commentaries of these three scholars is that our common tradition is to refer to the commentaries of scholars from Punjab, Sindh or India outside Khyber Pakhtunkhwa for the study of tafsir or preparation of teaching tafsir. The result is that the commentaries of the scholars of this region disappear after the expiration of an edition or the commentaries that have been published once end up rotting in libraries waiting for their readers. If there is no reader, then obviously the publisher will also perish. By getting acquainted with the methodology and features of these selected commentaries in the article under review, it is hoped that scholars in particular and the general public in general will be attracted to benefit from them*

Key words: *Holy Quran, interpreted, translated, religious services.*

ضلع مردان[1] علماء اور دینی خدمات کے لحاظ سے کافی اہمیت کا حامل ہےیہاں نامورعلماء اور مختلف علوم و فنون کے ماہرین گزر چکے ہیں جن میں منطق،نحو،صرف،فقہ ، حدیث اور تفسیر کے ماہرین شامل ہیں۔مردان کے مفسرین میں سے بعض تو وہ ہیں جو تفسیر کی تدریس میں شہرت حاصل کرچکے ہیں ان کے درس سے طالبانِ علوم دینیہ کی کثیر تعداد استفادہ کرتی رہی ہےمگر ان

کی اس فن میں کوئی تصنیف و تالیف نہیں ہے۔ اور بعض حضرات وہ ہیں جن کی اس علم میں تصنیفات بھی موجود ہیں ان میں سے بعض نے پشتو زبان میں اور بعض نے اردو میں قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر تحریر کی ہیں۔بعض کی کتب مطبوع ہوچکی ہیں اور بعض کی غیر مطبوع ہیں۔ بعض مختصر اور بعض کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔اس مضمون میں ان میں سے منتخب مفسرین کی تفاسیر کاتجزیاتی مطالعہ کیاجائے گا۔

ضلع مردان میں مفسرین علماء کثیر تعداد میں ہیں ان سب کا احاطہ اس مضمون میں ممکن نہیں، ہم بطور نمونہ ان میں سے تین تفاسیر اور ان کے مصنفین کا تذکرہ پیش کریں گے کیونکہ تین جماعت کے حکم میں ہےاور جمع کے اقل افراد بھی تین ہی ہیں۔چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

"عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ [2]"

"حسن بصریؒ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ تین جماعت ہے۔"

ان تین اہل علم کی تفاسیر کو منتخب کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہمارے ہاں عام روایت یہ ہے کہ علم تفسیر کے مطالعہ یا درس تفسیر کی تیاری کےلئے صوبہ خیبرپختونخوا[3] سے باہر پنجاب [4]،سندھ[5] یا ہندوستان [6]کے اہل علم کی تفسیروں کی طرف مراجعت کی جاتی ہے جس کانتیجہ یہ ہے کہ اس خطۂ ارضی کے اہل علم کی تفاسیر ایک ایڈیشن کے ختم ہونے کے بعد ناپید ہوجاتی ہیں یاایک دفعہ چھاپی گئی تفسیر کتب خانوں میں اپنے مطالعہ کنندگان کے انتظار میں گل سڑ کر ختم ہوجاتی ہے۔جب کوئی خریدنے والا اور مطالعہ کرنے والا نہ ہو تو ظاہر ہے چھاپنے والا بھی معدوم ہوجائےگا۔ زیر نظر مضمون میں ان منتخب تفاسیر کے منہج و اسلوب اور خصوصیات سے واقفیت پاکر امید ہے کہ اہل علم خصوصاً اور عوام عموماً ان سے استفادہ کی طرف راغب ہوں گے۔

1.0۔تفسیر کاشف البیان:

یہ تفسیر مولانا قاری حافظ محمد عبداللطیف صاحب رحمہ اللہ کے افاداتِ تفسیر اور جناب محمد علی خان [7] کی تحریرہے، مولانا صاحب موصوف جامع مسجد قبرستان ہوتی میں واقع مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم کے بانی و مہتمم تھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ اردو زبان میں ایک جامع اور مکمل خلاصۂ تفسیر لکھ لیاجائے جو عام فہم ہو تاکہ اردو سمجھنے والے ہر طبقے کے لوگ اس سے استفادہ کرسکیں کیونکہ قدیم تفاسیر طوالت ،پیچیدہ اور مغلق ہونے کی بنا پر عوام کے استفادہ سے باہر ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کے اس شوق کو پورا کرنے کےلئے یہ سبب پیدا فرمایا کہ ہوتی مردان کے جناب الحاج محمد علی خان صاحب کے دل میں قرآن کاترجمہ اور تفسیر پڑھنے کا شوق ڈالا اور ان کو مولانا قاری حافظ محمد عبداللطیف صاحب رحمہ اللہ نے ترجمہ و تفسیر پڑھانا شروع کیا۔ وہ مولانا موصوف کی تقاریر و تشریحات کو قید تحریر میں لاتے گئےاور تقریبًا دس سال کے عرصےمیں مکمل تفسیر کا مسودہ مکمل ہوگیا۔

اس سلسلے میں جناب محمد علی خان کا بیان ہے کہ بہت عرصے سے دل میں قرآنی علوم و معارف سیکھنے کا شوق تھا۔ کالج سے فراغت کے بعد علماء کی صحبت میں وقت گزارا جس سے یہ شوق اوربھی بڑھ گیااور مجھے ماہر عالم مولانا عبداللطیف خان صاحب کی سرپرستی مل گئی جن سے میں نے بھر پور استفادہ کیا۔اور ان سے اور اسی طرح دیگر تفاسیر کے مطالعہ سے جو کچھ میں نے اخذ کیا اسے عام فہم انداز میں شائقین تک پہنچایا۔

1.1۔منہج تفسیر:

یہ تفسیراردو زبان میں لکھی گئی ہےسورت کی ابتداء میں مکی، مدنی، تعداد آیات و رکوعات، سورت کا نام اور وجہ تسمیہ عمومًا مذکور ہے۔اس تفسیر میں حل آیت کے لئے ایک منفرد طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہر آیت کے لئے چھ (6)عنوانات لازمی طور پر قائم کئے گئے ہیں اور جہاں ان چھ عنوانات سے تفسیری وضاحت کی تسلی و تشفی نہیں ہوئی ہے یا اور مزید اہم باتیں سامنے آئی ہیں تو ان کے بیان کے لئے الگ الگ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ چھے لازمی عنوانات کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. آیت:

اس عنوان کے تحت مطلوبہ آیت عربی رسم الخط میں لکھی گئی ہے۔ اکثر اس جگہ ایک ہی آیت لکھی گئی ہے، اور بعض مقامات میں دو یا تین یا اس زیادہ آیات بھی تحریر کی گئی ہیں۔

ii. ترجمہ:

اس عنوان کے تحت مطلوبہ آیت کا ترجمہ آسان اردو میں کیا گیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ تفسیر حقانی سے لیا گیا ہے اس لئے کہ وہ عام فہم اور آسان ہے،اور بعض مقامات میں آسانی کے لئے تفسیر حقانی کے ترجمے میں تبدیلی کی گئی ہے۔

iii. ربط:

اس عنوان کے تحت مطلوبہ آیت کا ماقبل والی آیت کے ساتھ ربط و مناسبت کو بیان کیا گیا ہے۔اوربیانِ ربط میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اس لئے کہ یہ ربط اکثر مقامات میں ایک یا دو سطروں مشتمل ہوتا ہے۔

iv. مطلب:

اس عنوان کے تحت آیت سےحاصل شدہ اہم بات کو مختصرًا ذکر کیا ہے۔اس کو حاصلِ آیت یا خلاصۂ آیت بھی کہا جا سکتا ہے۔

v. نکات:

اس عنوان کے تحت مطلوبہ آیت کو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے ہر ایک ٹکڑے کا ترجمہ اس سامنے لکھا گیاہے۔ اگر اسم ضمیر یا اسم اشارہ آیا ہے تو اس کی مرجع اور مشار الیہ کو بھی بیان کیا گیاہے۔ اس میں عربی گرائمر پر بھی بحث کی گئی ہےجیسے جار مجرور، فعل لازم فعل متعدی،ماضی مضارع،وجوہِ اعراب،ترکیب وغیرہ۔اور لغاتِ آیت و معانی مفردات اور اسی طرح سوال وجواب کو بھی اس عنوان کے تحت جگہ دی گئی ہے۔ اور آیت کے اختتام پر سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

vi. مقصد:

اس عنوان کے تحت آیت میں ذکر شدہ بات کی وضاحت ہے کہ یہ آیت ترغیب، ترہیب، تہدید، وعد، وعید، تسلی، تردید، تلقین، تعلیم، کسی چیز کا ثبوت، کسی نعمت کا اظہار، سرکشی کا اظہار یا دلجوئی ہے۔ یہ عنوان بھی اکثر مختصر ایک یا دو سطروں میں سما دیا گیا ہے۔

ان لازمی عنوانات کے علاوہ دیگر جو عنوانات جا بجا ذکر کئے گئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

أ. **شانِ نزول:**

اس عنوان کے تحت آیت کے نزول کے پس منظر کا بیان ہے۔آیت اگر کسی خاص قوم کے سبب نازل ہوئی ہے یا کسی خاص واقعہ میں نازل ہوئی ہے تو اس کو بیان کیا گیا ہے۔اور شانِ نزول کا عنوان "مطلب" کے عنوان کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔

ب. **روحانیات:**

یہ عنوان "نکات" کے بعد اور "مقصد" سے پہلے لایا گیا ہے۔اس عنوان کے تحت آیت کے باطنی معانی بالفاظ دیگر علماء تصوف کے معانی و مطالب کو بیان کیا گیا ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف تصوف سے خصوصی لگاؤ اور تعلق رکھتا ہے۔

ج. **فائدہ:**

یہ عنوان "مقصد" کے بعد لایا گیا ہے۔اوراس عنوان کی بہت قلیل تعداد ہے۔اس کے تحت مختلف مضامین کو بیان کیا گیا ہے جیسے سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۴ کے تحت علم الغیب کا ثبوت برائے انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام پر بحث کی گئی ہے۔

1.2خصوصیات تفسیر:

اس تفسیر میں جو خوبیاں اور خصوصیات ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) ترجمہ تفسیر حقانی سے لیا گیا ہے۔
2) ربط آیات کو عمدہ طرز پر بیان کیا گیا ہے۔
3) تصوف کے طریقے پر آیات کے باطنی معانی کو بہترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
4) سورت کے آخری حصے کا ابتدائی حصے سے تعلق و ربط تحریر کیا گیا ہے۔
5) ہر سورت کے ابتدائی مضمون کو پہلی سورت کے آخری مضمون سے مربوط کیا گیا ہے۔
6) بعض آیات کی تشریح میں فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔
7) گاہے گاہے نحوی تراکیب کی گئی ہیں۔
8) آیت کے مقصد نزول کو بیان کیا گیا ہے۔
9) اسباب نزول کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
10) سورۃ الناس کا سورۃ الفاتحہ سےربط بیان کیا گیا ہے۔

1.3ناشر، تاریخ ،ضخامت اور حجمِ تفسیر:

اس تفسیر کا جو نسخہ میرے پاس موجود ہے اس کی جلد اول و دوم پر ناشر کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے،البتہ جلد سوم سے جلد ششم تک ہر جلد کے آخر میں یہ الفاظ مکتوب ہیں:

"ناشر التفسیر الحاج محمد علی خان ہوتی مردان(صوبہ سرحد) پاکستان"

اسی طرح تاریخِ طبع بھی اس پر نہیں لکھی گئی ہے،اور ملنے کا پتہ بھی اس پر درج نہیں۔اس کی کتابت شرف الدین چغر مٹی، پشاور نے کی ہے۔

یہ تفسیر چھے ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، ہر جلد پانچ پاروں کی تفسیر اپنے اندر سموئی ہوئی ہے۔ہر جلد کی صفحات کی تعداد اور اس پر درج تاریخ کتابت درج ذیل ہے:

جلد اول: ٹائٹل، فہرست کے ساتھ 552صفحات،9 جمادی الآخر 1397ھ

جلد دوم: ایضًا، 562صفحات،تاریخ درج نہیں
جلد سوم: ایضًا،688صفحات،4 ربیع الاول 1400ھ، بروز بدھ
جلد چہارم: ایضًا،624صفحات، 3رجب 1401ھ، بروز جمعرات
جلد پنجم: ایضًا، 524صفحات،27 ربیع الثانی 1402ھ،بروز پیر
جلد ششم: ایضًا،612صفحات، 3 جمادی الثانی 1383ھ، بروز جمعہ ،درج شدہ تاریخ سے دلالت کرتی ہے کہ اس جلد کی کتابت سب سے پہلے کی گئی ہے۔

2.0۔ تفسیر کشاف القرآن:

اس تفسیر کا مؤلف حافظ محمد ادریس طورو ہیں ۔تعلیمی لحاظ آپ ایم اے عربی و فارسی، مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل اور فاضلِ ڈابھیل ہیں۔پروفیسر حافظ محمد ادریس پشاور یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے چیئرمین تھے۔اور تفسیرکی جلد اول کے مقدمہ کے اختتام پر آپ نے اپنے نام کے ساتھ "گورنمنٹ کالج مردان" لکھا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جس وقت جلد اول تیاری کے مراحل سے گزر رہی تھی اس وقت آپ مردان کالج میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ پہلی جلد 1961ء میں شائع ہوئی ہے۔اس کے مقدمے میں حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ پشتون قوم اگر قرآن کے مطالب کی سمجھ چاہتی ہے تو با محاورہ سلیس پشتو میں قرآن کریم کا ترجمہ اس کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب نے بطور نمونہ پہلے پارے کا ترجمہ شائع کیا اور پانچ چھے سال انتظار کرتے رہے کہ اس ترجمے کے بارے میں علماء کرام کیا رائے دیتے ہیں۔جن حضرات سے حافظ صاحب کی بات چیت ہوئی اس سے آپ نے اندازہ لگایا کہ ترجمے کو انھوں نے پسند کیا ہے اور اس پر راضی ہیں کہ ایسا بامحاورہ ترجمہ عوام کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ تو اس کے بعد حافظ صاحب نے اس پر کام شروع کیا[8]۔

حافظ صاحب اکتوبر 1965ء میں طیارے کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ اس طیارے میں ملک کے 123 نامور علمائے کرام اور سکالرز قاہرہ جارہے تھے کہ قاہرہ کے قریب طیارہ حادثے کا شکار ہوگیا۔تفسیر کشاف القرآن کی پہلی جلد حافظ صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی تھی۔اور دوسری جلد کی تبییض و کتابت سورۂ یس تک ہوچکی تھی۔مصر روانگی کے وقت باقی مسودہ اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ کیا تا کہ وہاں کے قیام میں مطالعہ کی سہولیات کی بنا پرنظر ثانی اچھی طرح ہوسکے گی۔ طیارے کے حادثے میں یہ مسودہ جلنے اور ضائع ہونے سےمحفوظ رہا جو قرآن کا ایک معجزہ ہی ہے۔حافظ صاحب نے زود نویسی کی وجہ سے اکثر شارٹ ہینڈ کی شکل میں لکھائی کی تھی اب وہ تو نہ رہے اور کوئی کاتب اس کی کتابت پر آمادہ بھی نہیں ہوسکا تو جلد اول کے کاتب مولانا خیرمحمد صاحب جس کی کتابت پر حافظ صاحب کو تسلی ملتی تھی، اس کی کتابت کے لئے تیار ہوگئے کیونکہ صرف وہی حافظ صاحب کی لکھائی سےواقف تھے۔ کاتب مرحوم کی علالت کی وجہ سےکئی کئی مہینے کتابت کا کام رکا رہتا۔ مگر اللہ تعالی نےان کی زندگی میں اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا[9]۔

2.1 ترجمے کے لئے نمونہ اور خصوصیات:

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر زبان کا اپنا رنگ ڈھنگ ہے، اپنے محاورے اور تمثیلات ہیں جو دوسری زبان میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لحاظ سے قرآن کریم کا دوسری زبان میں ٹھیٹ ترجمہ مشکل ہوتا ہے بلکہ مترجم صرف اپنا مقصد ہی بیان کرے گا[10]۔

اس ترجمے میں حافظ صاحب نے مولانا اشرف علی تھانویؒ[11] کے ترجمے کو نمونہ بنایا ہے اور اس کی اقتداء میں کام کا آغاز کیا ہے، اور مولانا ابو الاعلی مودودیؒ [12]سے بھی استفادہ کیا ہے۔حافظ صاحب طورو مردان کے باشندے تھے اور قبیلہ یوسفزئی[13] سے تعلق تھا۔ اور پشتو زبان میں یوسفزئی قبیلے کی زبان زیادہ فصیح ہے۔حافظ صاحب نے اسی زبان میں یہ ترجمہ و تفسیر تحریر کی ہے۔ اس کے علاوہ اس ترجمے و تفسیر میں درج ذیل خوبیاں پائی جاتی ہیں:

1) ترجمہ با محاورہ سلیس پشتو میں لکھا گیا ہے جس سے قرآن کے مطالب کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔
2) تفسیر مختصر ہونے کی وجہ سے صرف ان مضامین پر مشتمل ہے جو بلا واسطہ قرآن سے متعلق ہیں۔
3) ہر صفحے کی تفسیر حواشی کی صورت میں اسی صفحہ پر درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
4) سورتوں کی وجوہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔
5) اسرائیلیات پر موقع بموقع رد کیا گیا ہےچنانچہ ہاروت ماروت کے متعلق جو اسرائیلیات منقول ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> " د هاروت ماروت په حقله چه د زهرا او د کوهی قصے مشهورے دی هغه بالکل بے اصله او غلطے دی، او په هغے باور کول گناه ده[14]"
> "ہاروت ماروت کے بارے میں زہرا اور کنویں کی جو کہانیاں مشہور ہیں وہ بالکل بے اصل اور جھوٹی ہیں اور ان پر اعتماد کرنا گناہ ہے۔"

6) بعض جگہ آیات کے درمیان ربط کو ذکر کیا ہے۔

2.2 منہج ترجمہ و تفسیر:

اس ترجمے میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآن مجید کی عبارت کا ترجمہ سلیس پشتو میں کیا جائے۔اس مقصد کے لئے مؤلف موصوف کے بقول "میں نے بہت سے پشتو تراجم کا مطالعہ کیا ہے مگر ترجمہ کرتے وقت میں نے ایک نمونہ بھی سامنے نہیں رکھا"[15]۔جہاں زیادہ وضاحت کے لئے الفاظ کی ضرورت پڑی تو ان کو قوسین میں لکھا گیاہے۔بعض ایک جیسے الفاظ کا ترجمہ مختلف مقامات میں مختلف کیا گیا ہے اس لئے کہ قرآن کریم میں وہ الفاظ الگ الگ غرض کے لئے ذکر ہوئے ہیں۔اس بارے میں مؤلف موصوف نے حضرت شیخ الہندؒ[16]، مولانا اشرف علی تھانویؒ اورمولانا ابوالاعلی مودودیؒ کی اقتداء کی ہے۔

تفسیر میں اختصار مد نظر ہے اور صرف حواشی کی صورت میں ضروری تشریحات کی گئی ہیں ۔ اسرائیلیات کے ذکر سے اجتناب کیا گیا ہے۔بعض مقامات پر سیاسی صورتحال اور ملکی حالات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ کہیں کہیں فقہی مسائل کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

پہلی جلد کی ابتداء میں قرآن مجید کی تاریخ، قرآن کا مقام،قرآن معجزہ، قرآن کے نام، قرآن کا مطالعہ، قرآن کو کیسے سمجھیں گے وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ایک جاندار مقدمہ موجود ہے جس پشتو ترجمہ کی ضرورت پر بھی بحث کی گئی ہے۔

2.3ناشر، تاریخ، ضخامت تفسیر:

اس تفسیر کے جس نسخہ سے استفادہ کیاگیا اس کا ناشر یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار، پشاور ہے۔اورمطبع ماسٹر پرنٹرز محلہ جنگی پشاور ہے۔ سن اشاعت 1995ء ہےاور طبع دوم ہے۔

دو جلدوں پر مشتمل تفسیر ہے، پہلی جلد ابتدائی پندرہ پاروں پر مشتمل ہے۔مقدمہ کے صفحات الف بائی ترتیب پرہے اور ترجمہ و تفسیر کے صفحات کی تعداد 770 ہے۔ دوسری جلد کا مقدمہ میاں فضل منان صاحب خادم یونیورسٹی بک ایجنسی نے جولائی سن 1976ء کو ترتیب دیا ہے، تعدادِ صفحات ابجد میں ہے۔ دوسری جلد آخری پندرہ پاروں پر مشتمل ہے، اور صفحات پر پہلی جلد کے ساتھ مربوط تعداد لکھی گئی ہے جس کی ابتداء 771 سے ہے اور انتہاء 1679 پر ہے، تو دوسری جلد کے صفحات کی تعداد 909 بنتی ہے جبکہ پوری تفسیر 1679 صفحات پر مکتوب ہے۔

3.0تفسیر القرآن الکریم:

اس تفسیر کے مؤلف ابو زکریا شیخ عبدالسلام رستمیؒ بن شیخ عبد الرؤف رستمیؒ ہیں۔ جو شیخ التفسیر مولانا غلام اللہ خانؒ اور مولانا محمد طاہرؒ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے مختلف موضوعات پر دو درجن کے قریب تحقیقی کتابیں تحریر کی ہیں۔ آپ کی فراغت جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک سے ہوئی ہے۔ فراغت کے بعد مدرسہ فیض الاسلام رستم مردان میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر دو سال جامعہ عربیہ میانوالی میں تدریس کی۔ اس کے بعد مدرسہ محمدیہ دیدار سنگھ چلے گئے اور تین تک وہاں تدریس کی خدمت انجام دی۔1966ءمیں شمشادخان کی مسجد میں دارالعلوم تعلیم القرآن لاشاعۃ التوحیدوالسنہ کےنام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس میں چھے سال تدریس کرتے رہے۔پھر بونیر روڈ پر جامعہ کی بنیاد رکھی ۔اس کے بعد مردان روڈ پر منتقل ہوگئے۔مسجد اور چند کمرے تعمیر کرکے تدریس کی ابتداء کی۔اس کے بعد مستقل طور پر پشاور منتقل ہوگئے اور سن 1989ء میں بڈھ بیر پشاور میں جامعہ عربیہ لاشاعت التوحید و السنہ کی بنیاد رکھی۔ پشاور منتقل ہونے کے بعد بھی آپ ہفتے میں تین دن رستم درس دینے آتے تھے۔ آپ کا دورۂ تفسیر بہت مقبول تھا جس میں علماء و طلبہ کی کثیر تعداد شرکت کرتی تھی۔

آپ کئی اداروں کی سرپرستی کرتے تھے جن میں جامعہ عربیہ لحفظ القرآن الکریم پشاور، دار التفسیر جامعہ عربیہ پشاور، جامعہ عربیہ للبنات پشاور، جامعہ تعلیم القرآن رستم اور دار الاطفال الاسلامی رستم داخل ہیں۔

آپ کی مشہور تفسیر احسن الکلام ہے جو نو جلدوں پر مشتمل پشتو زبان کی بے مثال تفسیر ہے۔ الدرر المنظومات فی ربط السوروالایات، تنشیط الاذہان، احسن الندی،الدعوۃ فی القرآن وغیرہ آپ کی مشہور زمانہ تصانیف ہیں۔

2011ء میں آپ بیمار ہوئے اور بیماری بڑھتی گئی بالآخر 17 نومبر 2014ء کو وفات پا گئے۔ جنازے کی نماز مولانا عبد العزیز نورستانی نے پڑھائی[17]۔

3.1منہج تفسیر:

زیر تبصرہ تفسیر مؤلف موصوف کی مختصر تفسیر ہے جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔ چونکہ مؤلف موصوف کی تفسیر احسن الکلام نو جلدوں پر مشتمل طویل تفسیر تھی اس لئے احباب نے اس کے اختصار کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروائی تو آپ نے افادۂ عام کی خاطر احسن الکلام کی تلخیص کی اور اس کا نام " تفسیر القرآن الکریم" رکھا[18]۔

تفسیر کی ابتداء میں مؤلف نے اٹھارہ الفاظ کی فہرست بنائی ہے جو عربی الفاظ ہیں جیسے دعوی، دلیل، تخویف اخروی، تخویف دنیوی وغیرہ اور یہ تفسیر میں بار بار آتے ہیں اس لئے سب سے پہلے ان کی وضاحت کی ہے تا کہ قاری اس تفسیر سے کما حقہ استفادہ کرسکے اور فہم تفسیر میں آسانی ہو۔

ہر سورت کے شروع میں چند عنوانات قائم کرکے سورت کےمتعلق اہم باتوں کو بیان کیا گیا ہے، مثلًا:

1. **سورت کے نام:**

اس عنوان کے تحت سورت کے ناموں کو درج کرتے ہیں، اور بعض اوقات وجہ تسمیہ بھی صراحتًا یا اشارتًا ذکر کردیتے ہیں اور عربی ناموں کا پشتو میں معنی اور وضاحت کرتے ہیں۔

2. **ربط سورت:**

اس عنوان کے تحت شروع ہونے والی سورت کا ما قبل سورت کے ساتھ ربط و مناسبت کو بیان کرتے ہیں اور مختلف طریقوں سے سورت کو ماقبل سے مربوط کرتے ہیں۔

3. **دعویٰ سورت:**

اس عنوان کے تحت ان مسائل وغیرہ کو ذکر کرتے ہیں جو سورت کے لئے بمنزلۂ اصل ہوتے ہیں اور سورت کے مضامین کی رجوع ان کی طرف ہوتی ہے۔

4. **سورت کا اجمالی خلاصہ:**

اس میں سورت کے مضامین کو اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

5. **سورت کا تفصیلی خلاصہ:**

اس عنوان کے تحت سورت کو مختلف حصوں میں تقسیم کرتے ہیں، اور ہر حصے کا تعین آیت کا نمبر ذکر کرکے کرتے ہیں۔ پھر ہر حصے کو ابواب میں تقسیم کرتے ہیں، اور ہر باب کی نشاندہی آیت کے نمبر سے کرتے ہیں ، اور ہر باب میں مذکور مضامین کا خلاصہ بیان کرتے ہیں، پھر اس خلاصے کے مطابق آیات مبارکہ کی تفسیر شروع کردیتے ہیں۔ اور جب ایک باب ختم ہوجاتا ہے تو دوسرے باب کا خلاصہ مذکورہ طریقے پر بیان کرکے اس کی تفسیرکرتے ہیں۔ یہ طریقۂ کار ہر سورت میں برابر جاری رہتا ہے۔

اس تفسیر میں ترجمہ تحت اللفظ ہےجس کی وجہ سے بعض مقامات میں ترجمہ کا سمجھنا مشکل ہوجاتاہے اور تفسیر کی زبان بھی تحت اللفظ ترجمہ کی طرح ہے سلیس اور رواں زبان کو چھوڑ کر ایسی زبان استعمال کر جاتے ہیں جس سے مضاف، مضاف الیہ یا موصوف، صفت وغیرہ میں تقدیم تاخیر ہوجاتی ہے۔ یہ طریقہ ہمارے ہاں اکثر مدارس میں تدریس کے دوران اپنایا جاتا ہے مگر عوام کی اکثریت اس طرز گفتگو سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ان کےلئے اس طرز کلام سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہوتاہے ۔

3.2خصوصیات تفسیر:

یہ تفسیر اپنے اندر بے شمار خصوصیات اور خوبیاں سموئی ہوئی ہے۔مثلًا:

1) اس کا ترجمہ قابل اعتماد اور کلام اللہ کے معانی و مطالب کو اچھی طرح پشتو زبان میں واضح کرتاہے۔
2) ترجمے میں تیسیرِ فہم کے لئے بعض جگہ قوسین میں وضاحت کی گئی ہے۔
3) قرآن کی جتنی عبارت ایک صفحہ پر لکھی گئی ہے اتنا ہی ترجمہ اسی صفحہ ہر لکھا گیا ہے جس سے ترجمہ پڑھنے والےکو آسانی اور سہولت ہوتی ہے۔
4) توحید و سنت کی علمبردار تفسیر ہے۔
5) رسم و رواج، بدعات اور غلط عقائد کی تردید دلائل کی روشنی میں کرتی ہے۔
6) آیات قرآنی سے مستنبط مسائل کو تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔
7) عام مفسرین کی طرح اسباب نزول کو بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف ضروری اسباب نزول کو ذکر کیا گیاہے۔
8) صفات الٰہی کے بیان میں متقدمین کے مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔
9) سورتوں کے نام، ماقبل سورت سے ربط اورخلاصۂ سورت کو بیان کیا گیا ہے۔
10) مشکلات القرآن کی مناسب تشریح کی گئی ہے اور لغوی فوائد بھی جابجا مذکور ہیں۔
11) مفسرین کے مختلف اقوال کا تذکرہ کرکے راجح قول کی نشاندہی کی گئی ہے۔
12) مختلف فیہا مسائل کا خلاصہ بیان کرکے تفصیل کے لئے تفسیر احسن الکلام کی طرف مراجعت کا مشورہ دیا گیا ہے۔
13) بعض مقامات کی تفسیر کے لئے سوال و جواب کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔
14) تفسیر قرآن میں صرف مستند روایات کو ذکر کیا گیا ہے۔
15) اسرائیلیات سے اجتناب کیا گیا ہے اور تفسیر کے بارے میں غیر مستند قصوں، کہانیوں کی تردید کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کئی خوبیاں ہیں جن سے واقفیت تفسیر کا مطالعہ کرنے پرموقوف ہے۔

3.3۔ناشر، تاریخ اور ضخامتِ تفسیر:

اس تفسیر کو کتاب و سنت کے عالمی ادارے مکتبہ دار السلام نے بہترین طباعت اور اعلی کاغذ پر شائع کیا ہے جس نسخہ استفادہ کیاگیا یہ اس کا پہلا ایڈیشن ہے جس پر تاریخ نومبر2002ء بمطابق رمضان المبارک 1423ھ درج کی گئی ہے۔

یہ تفسیر عمدہ اور باریک کاغذ پر طبع ہونے کی بنا پر ایک ہی جلد پر مشتمل ہے،ابتدائی آٹھ دس صفحات پر تقریظات و تائیدات اور مصنف کے مختصر حالات زندگی ہیں، اس کے بعددو صفحات پر مختصر مقدمہ تحریر ہے، اور پھر قرآن کی تفسیر کا آغاز کیا گیا ہے۔یہ تفسیر 1666 صفحات پرلکھی گئی ہے۔

نتائج بحث:

اس مضمون سے اندازہ ہوا کہ ضلع مردان میں علماء کرام نے قرآن کریم کی تفسیر کے سلسلے میں بہت ساری خدمات انجام دی ہیں مشت نمونہ از خروار کے مصداق ان میں سے تین اہل علم کی تفسیری خدمات کا جائزہ پیش کردیا گیا۔انھوں نے اپنی زندگی میں قرآن کریم کی تفسیر کی شکل میں خدمت کر کے اپنی قوم پر قرآن فہمی کی راہیں کھول دیں اور اپنے لئے ذخیرۂ آخرت بنا لیا۔ضرورت

اس امر کی ہے کہ ان کی خدمات کو منظر عام پر لایا جائے تاکہ شائقین قرآن ان سے بھر پور استفادہ کرسکیں اور یہ تفاسیر ناپید ہونے سے بچ جائیں۔اس تناظر میں اہل علم کو ان تفاسیر میں وارد احادیث و اقوال کی تحقیق، تخریج اور تعلیق کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حواشی و مصادر

---

1 مردان صوبہ خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور سے 64 کلومیٹر دورشمال مشرق میں واقع ضلع ہے۔یہ ضلع اپنے دامن میں ماضی کی کئی داستانیں رکھتاہے۔پشاور سے 1937ء میں الگ ہوا۔تخت بھائی،جمال گڑھی اور شہباز گڑھی میں قدیم آثار پائے جاتے ہیں۔[ڈسٹرکٹ سنسس رپورٹ،ص: 9 - 11،مردان 1972ء]

1 District Mardan is located 64 km northeast of Peshawar.The district has many stories of the past in its foothills. It Separated from Peshawar in 1937. Archaeological sites are found in Takht Bhai, Jamal Garhi and Shahbaz Garhi [District Census Report, vol: 9, Page :11, Mardan :1972]

2 ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد ،**مصنف ابن ابی شیبة**،(ریاض:مکتبۃ الرشد، طبع اول، سن 1409ھ)،باب: فِي الْجَمَاعَةِ كَمْ هِيَ؟ ج: 2، ص: 264، حدیث:8813

2 Ibni Abi Shaiba, Abu Bakar Abdullah bin Muhammad, Musif Ibni Abi Shaybath, (Riyadh: Al-Rushd Office, first reprint, 1409 AH), section: In the community, how much is it? vol: 2, Page: 264, hadith: 8813

3 یہ پاکستان کے شمالی مغربی حصے میں واقع صوبہ ہے۔ اس کو شمالی مغربی سرحدی صوبہ(N.W.F.P) اور صوبہ سرحد کے نام سے یاد کیاجاتاتھا۔رقبے کے لحاظ سے پاکستان کے چار صوبوں میں سب سے چھوٹا جب کہ آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا صوبہ ہے۔اس کا شمالی حصہ سرسبز و شاداب ہے جہاں سیر و تفریح کےلئے لوگ آتے ہیں۔گرمائی صدر مقام ایبٹ آباد اور سرمائی صدر مقام پشاور ہےاور اکثر یت آبادی کی زبان پشتوہے۔

3 It is a province in the northwestern part of Pakistan. It was known as North West Frontier Province (NWFP). It is the smallest of the four provinces of Pakistan in terms of area and the third largest in terms of population. Its northern part is lush. People come for sightseeing and entertainment. Abbottabad is the summer capital and Peshawar is the winter capital and most of the population speaks Pashto.

4 پنج اور آب سے مرکب ہے یعنی پانچ دریاؤں کی سرزمین۔ اس صوبے میں دریائے بیاس، جہلم،چناب،راوی اورستلج بہتے ہیں۔پنجاب کے جنوب میں سندھ، مغرب میں خیبر پختونخوا اور بلوچستان،شمال میں اسلام آباد اور کشمیراور مشرق کی طرف ہندوستانی پنجاب اور راجستھان واقع ہیں۔اس کا دارالحکومت لاہور ہے۔[**اردودائرہ معارف اسلامیہ**،(لاہور: دانش گاہ پنجاب،بار اول،ستمبر 1989)،ج:5،ص:665]

4 The means of Panjab is the land of five rivers. The Beas, Jhelum, Chenab, Ravi and Sutlej rivers flow through this province. Punjab is bordered by Sindh to the south, Khyber Pakhtunkhwa and Balochistan to the west, Islamabad and Kashmir to the north and Indian Punjab and Rajasthan to the east. Its capital is Lahore. [Urdu Encyclopedia of Islam, (Lahore: University of the Punjab, Bar I, September 1989), Volume :5, Page: 665]

5 سندھ پاکستان کا جنوب مشرقی صوبہ ہے۔ اس شمال و مغرب میں پنجاب اور بلوچستان ہیں اور مشرق وجنوب میں ہندوستانی علاقے سے گھراہواہے۔جنوب مغرب میں بحیرہ عرب ہے۔یہ دریائے سندھ کا ڈیلٹائی علاقہ

ہے۔اس کو وادی مہران بھی کہاجاتاہے۔اس صوبہ کی تشکیل یکم جولائی 1970ء کوہوئی۔اس کا دارالحکومت کراچی ہے۔[**اردودائرہ معارف اسلامیہ**،ج:11،ص:329]

5 Sindh is the southeastern province of Pakistan. It is bounded on the north and west by Punjab and Balochistan and on the east and south by the Indian Ocean. To the southwest is the Arabian Sea. This is the deltaic region of the Indus River. It is also called Mehran Valley The province was formed on July 1, 1970. And its capital is Karachi.[Urdu Encyclopedia of Islamic Studies, vol: 11, p: 329]

6 قدیم مصر کے مسلمان جغرافیہ دان "ہند" کو سندھ کے مشرقی علاقوں کےلئے استعمال کرتے تھے۔اور عربوں نے سندھ کو سندھ ہی کہا البتہ اس کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں کو ہند کہاجو فرنچ میں "اند"اور انگریزی میں Indiaبناہندوستان میں موجودہ بھارت،بنگلہ دیش اور پاکستان شامل تھے۔ 1947ء کے بعد صرف بھارت ہی ہندوستان رہ گیا۔ہند اور سند توقیر بن یقطن بن حام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے دو بھائی تھے۔[قزوینی،زکریابن محمد،**آثار البلاد و أخبار العباد**،(بیروت: دارصادر،س،ن)،ص:127---**اردودائرہ معارف اسلامیہ**،ج:23،ص:173]

6 The Muslim geographers of ancient Egypt used "Hind" for the eastern parts of Sindh. And the Arabs called Sindh as Sindh. However, other parts of Hindustan were called Hind, which became "Ind" in French and India in English. Present-day India, Bangladesh and Pakistan were included. After 1947, only India remained in India. Hind and Sanad were two brothers from the descendants of Tauqeer bin Yaqtan bin Ham bin Noah.[Qazwini, Zakaria Ibn Muhammad, Antiquities of the Land and News of the People, (Beirut: Dar Sader, Q, N), : 127 Aardduar, an Islamic knowledge, vol: 23, p : 173]

7 محمد علی خان (مرحوم)ضلع مردان کی معروف شخصیت ہے۔مردان میں "قصر گلستان" کے نام پر آپ کا مکان ہے۔

7 Muhammad Ali Khan (Late) is known personality of district Mardan Your house is called "Qasr Gulistan" in Mardan.

8 حافظ محمد ادریس، **کشاف القرآن**،(پشاور: یونیورسٹی بک ایجنسی،طبع دوم،1995ء)،ج:1، ص:ت

8 Hafiz Mohammad Idrees, Kashaf-ul-Quran, (Peshawar: University Book Agency, second edition, 1995), vol: 1, p:C.

9 میاں فضل منان،**مقدمہ کشاف القرآن**،ج:2،ص:ا،ب

9 Mian Fazal Manan, Muqadama Kashaf-ul-Quran, vol. 2, p. A, b

10 اس بارے میں تفصیل مطلوب ہو تو دیکھئے ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین،" قرآن حکیم کے اردو تراجم" باب سوم،کیا قرآن کا ترجمہ ممکن ہے؟ ص:69،قدیمی کتب خانہ، کراچی، طبع و تاریخ ندارد

10 If you want details about this, see Dr. Saleha Abdul Hakim Sharafuddin, "Urdu Translations of the Qur'an Hakim" Chapter III, Is it possible to translate the Qur'an? P: 69, Ancient Library, Karachi, no print and history.

11 اشرف علی بن عبد الحق ہندوستان ، ضلع مظفر نگر کے قصبہ تھانہ بھون میں 1280ھ (بمطابق 1863ء) کو پیداہوئے۔حافظ حسین علی سےحفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مولانا فتح محمد تھانوی سےتھانہ بھون میں عربی وفارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور دارالعلوم دیوبندسے 1299ھ کو تعلیم کی تکمیل کی۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بیعت کی۔کثیر التصانیف مصنف تھے۔16رجب1362ھ (بمطابق 1943ء)کو وفات ہوئے۔[سید محبوب رضوی،**تاریخ دارالعلوم دیوبند**،(لاہور: المیزان ناشران و تاجران کتب،2005ء)ج:2،ص:51]

11 ASharaf Ali bini Abdul Haq was born on 1280 AH (according to 1863) in Bhoon town of Muzaffarnagar district of India. After receiving the blessings of memorizing the Holy Quran from Hafiz Hussain Ali, read the early books of Arabic and Persian from Maulana Fateh Mohammad Thanawi in Bhawan and completed his education from Darul Uloom Deoband in 1299 AH. Haji Imdadullah swore allegiance to Muhajir Makki. He was the author of many works. He died on 16 Rajab 1362 AH (according to 1943)[Sayyid Mehboob Rizvi, History of Darul Uloom Deoband, (Lahore: Al-Mizan Publishers and Traders Books, 2005) Volume: 2, Page: 51.]

12 مولانا ابو الاعلی مودودی 3 رجب 1321ھ=25 ستمبر 1903ء کو اورنگ آباد، دکن میں پیداہوئے۔ میٹرک کے بعد مولوی کا امتحان پاس کیا۔1345ھ= 1927ء میں مولانا اشفاق احمد کاندہلویؒ سے حدیث، فقہ اور ادب میں سند حاصل کی اور جامع ترمذی اور مؤطا امام مالک کی سمع و قراءت کی۔ 3 شعبان 1360ھ= 26 اگست 1941ء کو لاہور میں جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی۔قیام پاکستان کے بعد لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔1953ء میں "قادیانی مسئلہ" پر فوجی عدالت نے انھیں سزائے موت کا حکم نامہ جاری کیا جو احتجاج کے بعد عمر قید اور پھر تین سال بعد رہائی میں بدل گیا۔تصنیف و تالیف میں اپنی مثال آپ تھے۔تفسیر تفہیم القرآن کے مصنف اور فیصل ایوارڈ یافتہ ہیں۔3 ذی قعدہ 1399ھ= 25 ستمبر 1979ء کو وفات ہوئے۔[سید قاسم محمود،**شاہ کار اسلامی انسائیکلوپیڈیا**،(لاہور:الفیصل ، تاریخ ندارد)،ج:1، ص:106]

12 Maulana Abu Ali Maududi was born on 3 Rajab 1321 AH (25 September 1903) in Aurangabad, Dekan. After matriculation, he passed the examination of Maulvi. In 1345 AH (1927), he obtained a certificate in Hadith, Jurisprudence and Literature from Maulana Ashfaq Ahmad Kandhalvi and listened to and recited Jami Tirmidhi and Mu'ta Imam Malik. 3 Sha'ban 1360 AH and Founded Jamaat-e-Islami in Lahore on August 26, 1941. After the establishment of Pakistan, he settled in Lahore. In 1953, on the "Qadiani issue", a military court sentenced him to death. And then after three years it was released. He was his own example in writing and composing. He is the author of Tafsir Tafhim-ul-Quran and Faisal Award winner. He passed away on 25th September 1979.[Syed Qasim Mahmood, Shahkar Islamic Encyclopedia, (Lahore: Al-Faisal, no history), vol: 1, p: 106]

13 یوسف بن مَنْدبن شخی بن کَنْدبن خرشبون بن سڑبن، یوسف کے پانچ بیٹے تھے: عیسیٰ، موسیٰ،مالی ،اکُواور اوریایوسف کی اولاد یوسف زئی کہلاتی ہے ۔اس کی مختلف شاخیں سوات،بونیر،دیر، مردان اور دیگر علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔[منشی گوپال داس،**تاریخ پشاور**،(لاہور:گلوب پبلشرز،طبع و تاریخ ندارد)،باب دوم،ص: 228]

13 Yusuf bin Mand bin Shakhi bin Kand bin Kharshbun bin Sar bin, Yusuf had five sons: Isa, Musa, Mali, Akwa and Oriya. Yusuf's descendants are called Yusufzai. Its various branches are spread in Swat, Buner, Dir, Mardan and other areas. Munshi Gopal Das, History of Peshawar, (Lahore: Globe Publishers, no print and history), Chapter: II, p: 228]

14 حافظ محمد ادریس، **کشاف القرآن**، ج: 1، ص: 35

14 Hafiz Muhammad Idrees, Kashaf-ul-Quran: vol: 1, p: 35

15 حافظ محمد ادریس، **کشاف القرآن**، ج: 1، ص:ت

15 Hafiz Muhammad Idrees, Kashaf-ul-Quran: vol: 1: p

16 شیخ الہند محمود حسن بن مولانا ذوالفقارعلی کی پیدائش 1268ھ = 1851ء کو بریلی میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا مہتاب علی سے حاصل کی۔قدوری اور شرح تہذیب پڑھ رہے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا ۔آپ اس میں داخل ہوئے۔1290ھ= 1873ء کو مولانا محمد قاسم نانوتوی سے دستار فضیلت حاصل کی۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سےخلافت حاصل تھی۔ شیخ الہند کے فیض تعلیم نے ناموعلماء کی جماعت تیار کی۔برطانوی اقتدار کے خاتمہ کی اسکیم بنائی جس پر والی مکہ شریف حسین نے گرفتار کرکے انگریز کے حوالہ کیا۔مالٹا میں قید کیے گئے۔1338ھ= 1920ء کو رہائی ملی۔آپ نے شد و مد کے ساتھ سیاسی کاموں میں حصہ لیا۔18 ربیع الاول 1339ھ = 1921ء کو وفات ہوئے۔ [سید محبوب رضوی،**تاریخ دارالعلوم دیوبند**،ج:2،ص:33]

16 Shaykh-ul-Hind Mahmood Hassan bin Maulana Zulfiqar Ali was born in Bareilly on 1268 AH /(1851). He received his early education from his uncle Maulana Mehtab Ali. Qaduri and Sharh-e-Tahzeeb were reading that Darul Uloom Deoband was established. He entered it in 1873 and received the title of Dastar Fazilat from Maulana Muhammad Qasim Nanotavi. Haji Imdadullah had a caliphate from Muhajir Mukki. Shaykh-ul-Hind's Faiz Taleem formed a group of eminent scholars. He made a plan to overthrow the British rule, on which Mecca Sharif Hussain was arrested and handed over to the British. Imprisoned in Malta. Released in 1920. He took an active part in political activities. He died on 18 Rabi-ul-Awal 1921[Sayed Mahboob Razavi, History of Darul Uloom Deoband, vol: 2, p: 33]

17 مجلہ اسوہ حسنہ کراچی، جنوری 2015ء،--- **"د شیخ القرآن صاحب د زندگئی مختصر حالات"** از فیض الرحمٰن بن مولانا فضل الرحمٰن، گنجئ، تخت بھائی، مردان

17 Aswa Hasana Magazine Karachi, January 2015 "Short Life of Shaykh-ul-Quran Sahib" by Faiz-ur-Rehman bin Maulana Fazl-ur-Rehman, Ganjai, Takht Bhai, Mardan.

18 ابو زکریا عبدالسلام، **مقدمہ تفسیر القرآن الکریم**،(لاہور: دار السلام،پہلا ایڈیشن، نومبر2002ء)،ص:10

18 Abu Zakaria Abdul Salam, Case of Tafsir Al-Quran Al-Karim, (Lahore: Dar Al-Salam, 1st Edition, November: 2002), p: 10.